المسلمون نے یہودیوں کے خلاف اعلانِ جہاد کر دیا اور ان علاقوں پر جو اسرائیل کے حصے میں آ رہے تھے، قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ گو یہ جہاد چند ماہ تک جاری رہا۔ مگر اخوانی مجاہدین نے شجاعت و شہادت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی۔ یہ تفصیلات معلوم کرنے کے لیے ملاحظہ ہو استاذ کامل الشریف کی کتاب جو خود بھی جہاد میں شریک رہے: "الاخوان المسلمون فی حرب فلسطین"۔

جہادِ افغانستان کے اثرات

جہادِ فلسطین کے بعد سب سے بڑا اور طویل جہاد افغانستان میں برپا ہوا ہے۔ یہ جہاد براہِ راست دنیا کی دوسری بڑی طاقت سوویت یونین کے ساتھ تھا۔ ۱۳ سال (۱۹۷۹-۱۹۹۲) تک افغانستان کے کوہ و دمن، خونِ شہیداں سے لالہ رنگ رہے۔ یہ جہاد صرف افغانوں تک محدود نہ رہا، بلکہ اس کی لے آکنافِ عالم تک پہنچی اور دنیا میں ہر اسلامی تحریک نے اس میں حصہ لیا۔ اپنے نوجوان بھی بھیجے، رقوم اور سامان بھی بھیجا۔ خود اپنے اپنے ملک میں جہاد کی فضا پیدا کی۔ جہاد کے موضوع پر اخبارات و رسائل نے بڑے وقیع مضامین شائع کیے۔ فلمیں تیار ہوئیں۔ بیش قیمت کتابیں تحریر کی گئیں۔ عصرِ حاضر میں جہاد کے احکام و آداب کی تشریح کی گئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ افغانستان میں ٹریننگ کیمپ قائم کیے گئے جن میں نوجوانوں کو حربی تربیت بھی دی جاتی رہی اور روحانی بھی۔ جن نوجوانوں نے ان کیمپوں سے تربیت پائی ہے اور وہ افغانستان میں روسیوں سے لڑتے رہے ہیں، ان کے دلوں میں شوقِ جہاد کی ایسی شمع روشن ہو گئی ہے کہ اب اسے کوئی نہیں بجھا سکتا۔ امریکہ اپنی کسی مصلحت کی خاطر اس وقت جہادی کارروائیوں کو نظرانداز کرتا رہا۔ مگر اب وہی امریکہ مجاہدین کو دہشت گرد قرار دیتا ہے، لیکن بات آگے بڑھ چکی ہے۔

انتفاضہ فلسطین

جہادِ افغانستان کے دوران ہی ۱۹۸۹ میں فلسطین میں انتفاضہ برپا ہو گیا۔ اس کو جنم دینے والی فلسطین کی اسلامی تحریک تھی۔ غزہ کی اسلامی یونیورسٹی کے نوجوان طلبہ جن کے کان جہادِ افغانستان کی داستانیں سنتے رہتے تھے اور جن کے اساتذہ خود بھی جذبۂ جہاد سے سرشار تھے "اسرائیل" کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ مسجدوں کو انھوں نے اپنا مرکز بنا لیا اور پتھروں کو ہتھیار۔ انتفاضہ کا آغاز گو چند نوجوانوں سے ہوا، مگر یہ تحریک پوری فلسطینی قوم میں یکایک پھیل گئی۔ اس میں ان فلسطینیوں نے بھی حصہ لیا جو ۱۹۶۷ سے اسرائیل کی غلامی میں آ گئے تھے۔ یعنی غزہ اور مغربی